حضرت محمد ﷺ بطور پیغمبر امن:-

تعارف:-

حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے ایک ایسے معاشرے میں نبوت کا اعلان کیا جو جنگ و جدال، ظلم و ناانصافی اور نسلی تفاخر میں گھرا ہوا تھا۔ مگر آپ ﷺ نے صبر، حکمت اور امن کے پیغام سے اُس معاشرے کو عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ بنا دیا۔

حضرت محمد ﷺ کو دنیا بھر میں "رحمت للعالمین" کہا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

سورۃ الانبیاء آیت: 107 میں کا مفہوم اور ترجمہ ہے۔

"اور ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر"

اسلام کا پیغام، امن، عدل اور رحم:-

اسلام کی بنیاد ہی امن، عدل، اور رحم پر رکھی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے دلوں کو نرم کیا، نفرتوں کو ختم کیا۔ اور محبت، رواداری، اور بھائی چارے کی تعلیم دی۔

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آیت 90 کا مفہوم ہے۔ ترجمہ

"یقیناً اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"

صلح حدیبیہ، حکمت اور امن کی عظیم مثال۔

6 ہجری میں نبی ﷺ نے کفارِ مکہ سے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا۔ جو بظاہر مسلمانوں کے لیے نا موافق تھا، لیکن اس کے نتیجے میں اسلام کو پرامن طریقے سے پھیلنے کا موقع ملا۔

یہ معاہدہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیشہ جنگ کے بجائے امن کو ترجیح دی۔

فتح مکہ: عام معافی اور رواداری کی انتہا۔

8 ہجری میں جب مکہ فتح ہوا تو نبی ﷺ نے اپنے شدید ترین دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا اور فرمایا:

"جاؤ تم سب آزاد ہو"

یہ ایک عظیم مثال ہے کہ حقیقی فاتح وہ ہوتا ہے جو دشمنوں کو معاف کر کے دل جیت لے۔

میثاقِ مدینہ، مختلف اقوام کے ساتھ پرامن بقائے باہمی۔

نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر میثاقِ مدینہ مرتب فرمایا جس میں مسلمانوں، یہودیوں، اور دیگر اہلیوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔ اس دستاویز میں،

- مذہبی آزادی
- اجتماعی دفاع

• باہمی انصاف کی ضمانت دی گئی

قتل و تشدد سے اجتناب کی تعلیم۔

نبی نے بے گناہ کو

پوری انسانیت کا قتل قرار دیا۔

قرآن پاک میں اللہ نے فرمایا سورۃ المائدۃ آیت ۳۲

"جس نے ایک جان کو قتل ناحق کیا گویا اس نے پوری

انسانیت کو قتل کیا۔"

حدیث شریف میں فرمایا اس کا مفہوم ہے (صحیح بخاری)

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان

محفوظ رہے۔"

معافی اور درگزر کی تعلیم۔

نبی کریم نے طائف والوں کو بھی

معاف کر دیا جنہوں نے پتھر مار کر آپ کو زخمی کیا تھا۔

سورۃ فصلت میں آیت 34 میں اللہ نے فرمایا۔

ترجمہ:

"برائی کو اسے طریقے سے دفع کرو جو سب سے بہتر ہو"

مساوات اور عدل کا نظام۔

نبی کریم نے خطبہ حجۃ الوداع

میں اعلان فرمایا۔

"کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی

فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

اعلان انسانی مساوات:

اور عالمی بھائی چارے پر مبنی ہے

عرب لوگوں کی جہالت کا خاتمہ:

بعثت نبوی ﷺ سے پہلے عرب

معاشرہ ظلم، قتل و غارت، انتقام، جاہلیت اور قبائلی تعصبات

میں ڈوبا ہوا تھا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو

"رحمۃ للعالمین" بنا کر بھیجا تاکہ وہ انسانیت کو ہدایت کی روشنی اور

امن کا پیغام دیں۔

اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:

آپ ﷺ نے ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق

کا تحفظ کیا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو مذہبی آزادی دی اور

ان کے جان و مال کی حفاظت کو لازم قرار دیا۔

دعوت دین کے لیے پُرامن سفارت کاری:

نبی کریم ﷺ نے

مختلف بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط بھیجے۔ یہ عمل اس

بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے دین کی تبلیغ کے لیے پُرامن

سفارتی طریقہ اپنایا۔

اسلام میں جتنی بھی جنگیں ہوئیں وہ دفاعی

تھیں نہ کہ جارحانہ۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا۔

سورۃ البقرہ: 190 آیت:-

ترجمہ:-

"اور ان سے لڑو جو تم سے لڑیں، مگر حد سے نہ بڑھو. بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

نتیجہ:-

حضرت محمد ﷺ کی پوری زندگی امن، عدل، مساوات اور رواداری کا عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے امن کے پیامبر ہیں۔ موجودہ دور کے مسائل کا حل بھی سیرتِ نبوی پر عمل کرنے میں پوشیدہ ہے۔

سورۃ الاحزاب: 21 آیت:-

ترجمہ:-

"یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔"